بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرعی وسیلہ کی تحقیق اور بدعی وسیلہ کی تردید

وسیلہ کے معنی: 'وسیلہ' یا 'توسّل' عربی الفاظ ہیں جن کا ذکر قرآن مجید و حدیث شریف اور کلامِ عرب میں وارد ہے۔ لفظ وسیلہ کے دو ہی معنی ہیں:

۱۔ مرتبہ ۲۔ طاعات

امام ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں وابتغو الیہ الوسیلۃ کے تحت لکھا ہے: " ای تقربوا الیہ بطاعتہ والعمل بما یرضیہ والوسیلۃ ھی التی یتوصل بھا الیٰ تحصیل المقصود والوسیلۃ ایضاً علم اعلی منزلۃ فی الجنۃ و ھی منزلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دارہ فی الجنۃ وھی اقرب امکنۃ الجنۃ الی العرش۔"

[تفسیر ابن کثیر: جلد اول، ص ۵۱۳]

لکھا ہے کہ حضرت عباس ◆ فرماتے ہیں: "وسیلہ کے معنی (اللہ تعالیٰ کے) قریب ہونے کے ہیں اور ایسے عمل سے جو اسے پسند ہو۔ حضرت قتادہ ◆ نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نزدیکی طلب کرو اس کی اطاعت کے ذریعہ سے۔ کسی مقصود کو حاصل کیا جائے اور نیز وسیلہ نام ہے جنت کے مرتبوں میں سب سے اعلیٰ مرتبے کا اور وہ رسول اللہ ♏ کا مقام اور گھر ہے جو جنت میں تمام مقامات سے عرش کے زیادہ نزدیک ہے۔" یہی مقام محمود ہے جس کو ہم اذان کے بعد دعا میں اللہ تعالیٰ سے جناب رسول اللہ ♏ کے لئے مانگتے ہیں کہ "اے اللہ! رسول اللہ ♏ کو مقام محمود مرحمت فرما۔" محمود آلوسی حنفیؒ اسی لفظ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ تلاش کرو اپنے لئے اس کے ثواب حاصل کرنے اور قریب ہونے کا واسطہ، کہ وہ واسطہ (کیا ہے؟) طاعات اور عبادات کرنا اور گناہوں کو چھوڑنا۔ [روح المعانی]

www.ahlulhadeeth.net

لفظ وسیلہ کی تحقیق علمائے دیو بند کے اقوال سے

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ [المائدہ : ۳۵] ...

مولانا اشرف علی تھانوی کا ترجمہ وتفسیر: ''اے ایمان والو! اللہ (کے احکام کی مخالفت) سے ڈرو یعنی معاصی چھوڑ دو اور طاعات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب ڈھونڈو یعنی طاعات ضروریہ کے پابند رہو اور طاعات میں سے بالخصوص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا کرو۔امید ہے کہ اس طریقہ سے تم پورے کامیاب ہوجاؤ گے۔'' [بیان القرآن سورۃ المائدۃ : جلد اول ص ۲۳۵] اور سورۃ بنی اسرائیل والی آیت کا ترجمہ اور تشریح اشرف علی تھانوی یوں کرتے ہیں:

''یہ لوگ کہ جن کو مشرکین جلب منفعت یا دفع مضرت کے لئے پکارتے ہیں وہ خود ہی اپنے رب کی طرف پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈ رہے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب بنتا ہے۔یعنی خود ہی طاعات وعبادات میں مشغول ہیں کہ اللہ کا قرب میسر ہوجائے اور چاہتے ہیں کہ زیادہ مقرب ہوجائیں اور اللہ کی رحمت کے امیدوار بنیں اور اس کے عذاب سے درصورت نافرمانی کے ڈرتے ہیں۔'' [بیان القرآن : جلد اول ، ص ۵۷۲]

مولانا عبدالماجد دریا آبادی خلیفہ مجاز مولانا اشرف علی تھانوی، تفسیر ماجدی میں لکھتے ہیں: ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کا قرب تلاش کرو۔''

سورۃ المائدۃ ، تفسیر ماجدی ،ص ۲۵۰ کے حاشیہ میں ہے : ''یہ۔جن کو یہ مشرک پکارتے ہیں، خود ہی اپنے پروردگار کا قرب ڈھونڈ رہے ہیں کہ دیکھیں ان میں کون زیادہ مقرب بنتا ہے۔'' پھر حاشیہ میں لکھتے ہیں: ''یعنی خود ہی طاعات وعبادات کے ذریعہ اللہ کا قرب اور

قرب مزید ڈھونڈ رہے ہیں...الخ۔"[تفسیر ماجدی : ص ۵۸۹]

شیخ التفسیر احمد علی لاہوری کا ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اللہ کا قرب تلاش کرو۔"[سورۃ المائدۃ: ص ۱۷۰] ...سورۃ بنی اسرائیل والی آیت کا ترجمہ: "وہ لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں، جو ان سے زیادہ مقرب ہیں، وہ بھی اپنے رب کی طرف نیکیوں کا ذریعہ تلاش کرتے ہیں اور اس کی مہربانی کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔" تفسیر از علی احمد لاہوری، ص ۴۵۴ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: "وہ تو خود اطاعت کے ذریعہ سے قرب الٰہی کے خواہاں ہیں اور اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔"

اس مذکورہ تحقیق سے یہ حقیقت پوری طرح واضح ہوگئی کہ قرآن مجید میں جو وسیلہ کا لفظ آیا ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا قرب ورضا اور ثواب وانعام حاصل کرنا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت، بندگی، نیک اعتقاد (جو عقیدۂ توحید کا نام ہے) اور اعمال صالحہ (جو موافق سنت کے کئے جائیں) کے ذریعہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے نہ کہ مروجہ وسیلۂ بدعی سے۔

پس قرآن مجید کی آیتوں سے خودساختہ بدعی وسیلہ ثابت ہونے کا دعوی ان آیات قرآنی کا صاف تحریف ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ جو قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے کرتا ہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ اللہ تعالیٰ ایسے علم سے پناہ دے جو خود اپنے لئے بھی باعث جہنم ہو اور دوسروں کو بھی غلط تاویلوں سے اور تحریفوں سے جہنم کا رستہ بتادے۔ مروجہ بدعی وسیلہ ایک تو وہ ہے جو عین شرک ہے کہ انسان کسی فوت شدہ یا غائب زندہ کو مخاطب کرکے کہے کہ تو میرے لئے اللہ تعالیٰ سے سفارش کردے کہ میری حاجت پوری کرے یا میری مشکل آسان بنادے۔ یہ شرک عین ہے کہ اس میں مخلوق کے لئے اعتقاد علم غیب کا رکھنا لازم آتا ہے کہ مردہ انسان یا غائب زندہ میری بات سنتا ہے اور میرے حال کو جانتا ہے۔ حالانکہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی کی صفت

www.ahlulhadeeth.net

ہے جس کا مخلوق کے واسطے ثابت کرنا خالص شرک ہے، جس میں کسی مسلمان شخص کا شک نہیں ہو سکتا۔ دوسری قسم اگرچہ شرک تو نہیں لیکن بدعت اور گمراہی ضرور ہے۔ مثلاً اس طرح دعا مانگے کہ یا اللہ! فلاں کے وسیلہ سے یا فلاں کے صدقے یا طفیل یا بحق فلاں یا برائے فلاں یا برکت فلاں میری دعا قبول فرما یا میری مشکل کو دور کردے۔ کیونکہ اس طرح دعا کرنا نہ تو قرآن سے ثابت ہے نہ نبی ﷺ نے کبھی اس طرح دعا مانگی نہ کسی صحابی سے ایسی دعا منقول ہے اور نہ ہی کسی امام سے کسی معتبر دلیل سے اس کا ثبوت موجود ہے۔

روح المعانی میں علامہ آلوسی حنفی تحریر فرماتے ہیں: ''اس طرح سوال کرنا کہ اے اللہ میں تجھ سے فلاں کے جاہ (وسیلہ) سے سوال کرتا ہوں، تو پہلے بزرگوں میں سے کسی نے ایسی دعا نہیں مانگی۔'' اور پھر تیسری جگہ لکھتے ہیں: " لم یبعھد التوسل بالجاہ والحرمۃ لمن احد من الصحابہؓ۔'' یعنی کسی ایک صحابی ◆ سے بھی ثابت نہیں کہ انہوں نے جاہ یا حرمت کا توسل دعا میں یاد کیا ہو۔ [روح المعانی، جلد ٦۔ ص ١٢٧]

سید مودودی صاحب تفہیم القرآن میں رقم طراز ہیں: ''یہ الفاظ خود گواہی دے رہے ہیں کہ مشرکین کے جن معبودوں اور فریادرسوں کا یہاں ذکر کیا جا رہا ہے ان سے مراد پتھر کے بت نہیں ہیں بلکہ یا تو فرشتے ہیں یا گزرے ہوئے زمانے کے برگزیدہ انسان۔ مطلب صاف صاف یہ ہے کہ انبیاء ہوں یا اولیاء یا فرشتے، کسی کی بھی یہ طاقت نہیں ہے کہ تمہاری دعائیں سنے اور تمہاری مدد کو پہنچے۔ تم حاجت روائی کے لئے ان کو وسیلہ بنا رہے ہو اور ان کا حال یہ ہے کہ وہ خود اللہ کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں اور اس کا زیادہ سے زیادہ تقرب حاصل کرنے کے وسائل ڈھونڈ رہے ہیں۔'' [تفہیم القرآن: تفسیر سورۃ بنی اسرائیل] اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ وہ وسائل کیا ہیں۔

www.ahlulhadeeth.net

وسیلہ کی اقسام

جاننا چاہئے کہ وسیلہ کی چار اقسام ہیں۔

(۱)وسیلہ فرض **(۲)وسیلہ مستحب ومرغوب**

(۳)وسیلہ مباح **(۴)وسیلہ حرام وناجائز**

(۱)وسیلہ فرض: پہلا وسیلہ جو فرض ہے وہ ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ پر، اس کی صفات پر اور اس کے احکام پر، رسول اللہ ﷺ کی رسالت مبارک پر، آپ ﷺ کے واجب الاتباع ہونے پر، آپ ﷺ سے محبت کرنا، آپ ﷺ کی تعظیم وادب کرنا اس طریقہ کے مطابق جو شریعت سے ثابت ہے۔ یقین رکھنا قیامت کے آنے پر، حشر نشر پر، حساب وکتاب پر، جنت دوزخ پر، اور ان تمام امور پر آپ ﷺ کے ذریعے جن کی خبر ہم تک پہنچی ہے، رسول اللہ ﷺ کے فرض کردہ احکام کو فرض جان کر بجالانا اور حرام کو حرام سمجھ کے ان سے بچنا وغیرہ۔

(۲)وسیلہ مستحب ومرغوب: دوسرا وسیلہ جو مستحب ومرغوب ہے وہ ہے اللہ سے دعا کی اجابت کا وسیلہ پکڑنا۔ جس طرح کہ قرآن مجید میں جتنی بھی دعائیں ہیں جو انبیاء سے منقول ہیں اور اللہ کے نیک بندوں سے منقول ہیں، ان سب میں اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ کا وسیلہ ہے نہ کہ کسی مخلوق کی ذات کا۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ سے جو دعائیں قرآن مجید واحادیث مبارکہ میں منقول ہیں اس سب میں اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفتوں کا وسیلہ منقول ومعمول ہے۔ جس طرح اہل علم اس حقیقت سے خوب واقف ہیں کہ وسیلہ کے قبیل سے یہ وسیلہ بھی ہے کہ کسی نیک وصالح متبع سنت شخص (جو کہ آمنے سامنے ہو) سے کہا جائے کہ براہ کرم میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخش دے یا میری فلاں حاجت پوری کردے۔ شرط یہ ہے کہ وہ صالح شخص فوت شدہ یا غائب نہ ہو بلکہ زندہ اور سامنے ہو، ورنہ شرک ہوجائے گا کیونکہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی

www.ahlulhadeeth.net

ذات ہے۔قرآن مجید میں ہے:''؟؟؟؟؟

وسیلہ مرغوب ومستحب ہے یہ وسیلہ بھی ہے کہ اپنے نیک اعمال کا وسیلہ بنایا جائے۔یعنی اس نے پہلے کوئی نیک عمل کیا ہے اور دعا میں یوں کہے کہ اے اللہ! تو نیک کاموں کو پسند فرماتا ہے، نیک کاموں سے خوش ہوتا ہے، میں نے جو فلاں نیک کام یا عمل کیا، اگر تجھے پسند وقبول ہو تو اپنی خوشی کے واسطے میری دعا قبول فرما۔

(۳) وسیلہ مباح: مثلاً دنیا میں دنیاوی وسائل معاش میں جو شرعاً جائز ہیں کسی پیشے کو اپنے لئے معاش کے طور پر اختیار کرنا اور اس کو ذریعہ گزران بنانا۔

(۴) وسیلہ حرام وناجائز: انبیاء، اولیاء یا کسی فوت شدہ حقیقی یا مصنوعی بزرگ کو پکارنا کہ وہ میری فریاد سن کر اللہ سے سفارش کرے گا یا غائب واقعی یا مزعوم بزرگ کو پکارنا کہ وہ میری دعا سنتا ہے اور میرے حال سے آگاہ ہے۔جب میں اس کو پکاروں گا تو وہ میرے حق میں سفارش کرے گا اور اللہ اس کی سفارش قبول کرے گا اور میری مراد پوری کرے گا، وسیلہ کی یہ قسم شرک ہے۔پہلے مشرکوں کے دیگر شرک میں سے ایک یہ بھی تھا۔یا دعا میں بحق فلاں یا بوسیلہ فلاں، یا برکت فلاں یا طفیل فلاں، یا جاہ فلاں یا بصدق فلاں یا روئے فلاں وغیرہ کہنا، یہ قسم بدعت اور حرام ہے۔کیونکہ دعا عبادت ہے اور عبادت میں وہی طریقہ معتبر ہے جو شریعت سے ثابت ہو۔اور عبادت کا وہ طرز جو شریعت یعنی قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو باطل ومردود اور بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے جیسا کہ حدیث مسلم میں ہے۔

اب جب ہم اس تمہید سے فارغ ہوئے ہیں تو عرض کرتے ہیں۔

(۱) بخاری شریف سے تین آدمیوں کا واقعہ بیان کر کے جو لوگ بدعی وسیلہ کا جواز ثابت کرتے ہیں، وہ وسیلہ (یعنی تین آدمیوں کے واقعہ والا وسیلہ، جنہوں نے اپنے اعمال

کا وسیلہ بنا کر اللہ سے دعا کی اور پتھر غار کے دھانے سے ہٹ گیا) ان کے اپنے نیک عمل کے توسل کی قسم ہے جو توسل مستحب و مرغوب ہے ۔ ان کا من گھڑت اور بدعت والے وسیلہ سے کوئی تعلق نہیں ۔

(۲) دعا کے اول آخر درود شریف پڑھنا بھی ادبِ دعا میں سے ہے جو شرعاً ثابت ہے اور وسیلہ بدعیہ (صدقِ فلاں ، بحق فلاں وغیرہ) سے اس کا کوئی تعلق و مناسب نہیں ۔ درود شریف کے معنی پر غور فرمایئے ۔

(۳) ابوداؤد شریف سے بدعی وسیلہ (صدقِ فلاں ، جاہ فلاں ، بحق فلاں) کے بارے جواز میں جس حدیث پاک سے ان ہونا جواز بنایا جاتا ہے ، وہ حدیث پاک یہ ہے : " من سئل اللہ لی وسیلۃ ." اس حدیث پاک کا مطلب تو یہ ہے کہ اذان کے بعد تم اللہ سے (میرے لئے میرے مقام اور مرتبہ جو جنت میں مقرر ہے اور اللہ کی جانب سے مجھے ملنے والا ہے) اس کا سوال کرو کہ اللہ مجھے اپنے وعدے کے مطابق مقام وسیلہ (جنت والا) عنایت فرمائے تاکہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا تمہیں بھی ثواب ملے ورنہ اللہ کا وعدہ تو مقرر ہے ۔ یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ نہیں فرماتے کہ تم میرے وسیلہ سے اپنے لئے سوال کرو ۔ اللہ معاف فرمائے کہ لوگ کیسی خیانت کرتے ہیں اور اس حدیث سے بدعی وسیلہ (بحق فلاں ، جاہ فلاں ، صدقِ فلاں ، بحرمت فلاں وغیرہ) کا جواز نکالتے ہیں ۔ حالانکہ اس حدیث پاک سے اس خود ساختہ بدعی وسیلہ کا کوئی تعلق نہیں کوئی ربط نہیں ۔

(۴) بعض حضرات جامع صغیر سے بحوالہ ترمذی ، ابن ماجہ ، مستدرک ، جو ایک نابینا صحابی عثمان بن حنیف ◆ کا واقعہ نقل کرتے ہیں ، یہ بھی وسیلہ کی دوسری قسم سے ہے ۔ یعنی

کسی زندہ، موجود نیک انسان سے اپنے حق میں دعا کرانے کی صورت سے ہے (فوت شدہ یا غائب نہیں)۔ کیونکہ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی مبارک کا ہے اور اس کے متعدد قرائن خود اس حدیث میں موجود ہیں۔

قرینہ اول: اس نابینا صحابی ◆ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیجئے کہ اللہ مجھے بینائی نصیب فرما دے۔

قرینہ دوم: ''ان شئت دعوت و ان شئت صبرت فهو خير لک'' یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہارے لئے دعا کروں گا اور اگر مرضی ہو تو صبر کرلو کہ صبر تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ (مگر صحابیؓ نے عرض کیا حضور ﷺ دعا ہی فرما دیجئے)۔

قرینہ سوم: رسول اللہ ﷺ نے اس نابینا کو نیک عمل کرنے کو فرمایا کہ جاؤ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھو اور پھر یہ دعا کرو کہ: ''اللهم فشفعه فی'' اے اللہ! رسول ﷺ جو میرے لئے دعا فرماتے ہیں تو اس کو میرے لئے قبول فرما۔

قرینہ چہارم: ''وشفعنی فیه'' اور میری شفاعت کی دعا کو رسول اللہ ﷺ کے حق میں قبول فرما۔

قرینہ پنجم: اس واقعہ کو محدثین کرام نے رسول اللہ ﷺ کے معجزات کے سلسلہ میں شمار کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نابینا کی آنکھوں کا ٹھیک ہونا رسول اللہ ﷺ کی دعا سے بطور خرق عادت یعنی خلاف عادت بطریقہ معجزہ تھا۔ پس اس واقعہ کا بھی معجزہ سے تعلق ہے۔ خود ساختہ وسیلہ بدعیہ (جو ہر کسی کا فعل ہوسکتا ہے) سے کوئی تعلق نہیں۔ خوب سمجھ لیں، ذہن نشین کرلیں۔

غرض وسیلہ بدعیہ (بحق فلاں جاہ فلاں صدقہ فلاں بحرمت فلاں وغیرہ) کے حق میں جتنے بھی دلائل بیان کئے جاتے ہیں وہ تمام خیالی ہیں، کوئی دلیل اس کے مدعا کے مطابق نہیں۔ کاش! وسیلہ بدعیہ کو ماننے والے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر جائیں اور اپنی اصلاح کرلیں۔

www.ahlulhadeeth.net

نوٹ: وسیلہ بدعیہ ومن گھڑت کے ثبوت کے لئے قرآن مجید سے ثابت شدہ چند دعائیں بمع ترجمہ پیش کررہاہوں۔اب فیصلہ آپ لوگوں نے خودکرنا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ اورصحابہ ؓ اورگزشتہ انبیاء ؑ اوررسول اورصالحین کادعا کرنے کاطریقہ صحیح ہے یالوگوں کااپنارائج کردہ طریقہ؟؟

ذیل میں قرآن مجید کی وہ دعائیں لکھی گئی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء ؑ کوتعلیم فرماکرارشادفرمایاکہ اپنی ضرورتوں کوہمارے سامنے اس طرح پیش کرو،ہم قبول کرکے تمہاری حاجتوں کوپوراکریں گے۔چنانچہ انہوں نے اس طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کیں۔سب نے اَللّٰھُمَّ یا رَبَّنَا کہہ کراللہ تبارک وتعالیٰ کے دربارمیں اپنی التجائیں پیش کیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی حاجتیں اورمرادیں پوری فرمائیں۔ہم بھی اگر ان دعاؤں کوپڑھ کراپنی ضرورتوں کواللہ تعالیٰ کے دربارمیں پیش کریں گےتو اللہ تعالیٰ ضرورقبول فرمائے گا۔یہ دعائیں ہر وقت پڑھی جاسکتی ہیں۔نمازکی حالت میں آخری تشہدمیں درودشریف کے بعد پڑھنی چاہئیں۔ البتہ رکوع اورسجدے کی حالت میں نہ پڑھی جائیں کیونکہ اس حالت میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت ہے۔تاہم احادیث میں مذکوردعائیں سجدہ میں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

حضرت آدم ؑ کی دعا: حضرت آدم اورحوا ؑ نے اپنے غلطی کی معافی کے لئے درج ذیل دعا کی:

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۞

”اے ہمارے رب!ہم نے اپنے نفسوں پرظلم کیا،اگرتو ہم کونہ بخشے گااورہم پررحم نہ فرمائے گا توہم بربادہوجائیں گے۔“

حضرت نوح ؑ کی دعا:

”رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۞ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ

www.ahlulhadeeth.net

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿

''اے میرے رب! مجھ کو میری قوم نے جھٹلایا، پس تو فیصلہ فرما ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ ظاہر۔ اور نجات دے مجھ کو اور ان کو جو میرے ساتھ مومنین ہیں۔''

حضرت ابراہیم ◆ کی دعا: جب آپؑ اپنے اہل وعیال کو مکہ مکرمہ میں چھوڑ کر جا رہے تھے۔

رَبَّنَا اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ ط وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ط

''اے ہمارے رب! تو جانتا ہے جو کچھ ہم پوشیدہ وظاہر کرتے ہیں اور کوئی چیز نہیں چھپی رہتی اللہ تعالیٰ سے زمین میں نہ آسمان میں۔''

حضرت لوط ◆ کی دعا:

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿

''اے میرے رب! تو مجھ کو نجات دے اور میرے گھرانے والوں کو ان کاموں کے وبال سے جو یہ کر رہے ہیں۔''

حضرت ایوب ◆ کی دعا:

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿ [الانبیاء]

''بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے حالانکہ تو تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔''

حضرت موسیٰ ◆ کی دعا:

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿ [طٰهٰ]

''اے میرے رب! تو میرے سینے کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھ سکیں۔''

حضرت داؤد ◆ کی دعا: جالوت سے مقابلہ کے وقت

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْكَافِرِيْنَ ❁ [البقرة]

''اے ہمارے رب! تو ہم پر صبر ڈال دے اور ہمارے قدموں کو جمائے رکھ اور ہماری مدد فرما کافر قوم پر۔''

حضرت زکریا ◆ کی دعا: اولاد مانگنے کے لئے

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّکَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ ❁ [آل عمران]

''اے میرے پروردگار! تو عطا فرما مجھ کو اپنی جانب سے نیک اولاد تو ہی دعا کا سننے والا ہے۔''

رسول اللہ ♏ ہمیشہ یہ دعا پڑھتے تھے اور امت کو بھی پڑھنے کی تلقین فرمائی:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ❁[البقرة]

''اے ہمارے پروردگار! ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو بچا آگ کے عذاب سے۔''

انبیاء ♓ اور مومنوں کی دعا:

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَيْکَ الْمَصِيْرُ ❁ [البقرة]

''ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب! تجھ سے ہم معافی چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

نیک مسلمانوں کی دعا:

www.ahlulhadeeth.net

رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ❁

''اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے تو ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے اور بچا ہم کو آگ کے عذاب سے۔''

والدین کے حق میں دعا:

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ❁ [بنی اسرائیل]

''اے ہمارے پروردگار! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔''

اللہ کے نیک بندوں کی دعا:

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ❁ [المومن]

''اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ پر ایمان لائے تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔''

جادو کے توڑ کے لئے اللہ تعالیٰ نے درج ذیل دعائیں حضور ﷺ کو تعلیم فرمائیں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا جس گھر میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت ہو وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی فضیلت

اس سورۃ کی بہت فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴾ ''(اے نبی ﷺ) ہم نے تم کو سبع مثانی اور قرآن مجید دیا ہے۔'' اس سبع مثانی سے مراد سورۃ فاتحہ ہے۔ یہ سورۃ تمام سورتوں سے مرتبہ میں بڑی ہے۔ حدیث میں لکھا ہے کہ چاروں آسمانی کتابوں توراۃ، زبور، انجیل اور قرآن میں اس جیسی کوئی سورۃ نازل نہیں ہوئی۔ [ترمذی] ۔ ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ ''بغیر سورۃ فاتحہ کے کوئی نماز نہیں ہوتی۔''

www.ahlulhadeeth.net

[بخاری] ۔اور فرمایا:" اخیر سورۃ فی القرآن الحمد للہ رب العالمین۔" قرآن مجید میں سب سورتوں سے بہتر الحمدللہ رب العالمین ہے۔حضرت سائب بن یزید ◆ روایت کرتے ہیں:" عوذنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفاتحۃ الکتٰب تغلاً" رسول اللہ ﷺ نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔رسول اللہ ﷺ نے اس سورۃ کو رقیہ (منتر) فرمایا ہے۔[بخاری]۔۔

اور فرمایا: ''سورۃ فاتحہ ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔'' ایک روایت میں فرمایا: ''قرآن مجید میں سب دواؤں سے بہتر دعا ہے۔'' ایک جگہ فرمایا: ''جب تم سورۃ فاتحہ اور قل ھو اللہ احد پڑھ لو تو سوائے موت کے ہر آفت سے مامون ہو جاؤ گے۔'' ایک صحابی ◆ نے سانپ کے کاٹے ہوئے پر دم کیا، اللہ کے حکم سے اچھا ہو گیا۔

تتمہ: يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ .....

یعنی اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں۔یہی الوسیلۃ ہے جسے قرآن بیان کرتا ہے، نہ وہ جو رواج پا چکا ہے کہ فوت شدہ اشخاص کی نذر و نیاز دو، ان کی قبور کو عطریات سے معطر کرو، پھولوں کی چادریں چڑھاؤ اور عرس و میلے ٹھیلے جماؤ۔یہ وسیلہ نہیں بلکہ عبادت ہے جو شرک ہے۔یہ جملہ زبان زد عام ہے کہ ''ہماری سنتا نہیں، ان کی موڑتا نہیں'' نعوذ باللہ۔یہ عقیدہ قرآن و حدیث سے کتنا متصادم ہے۔اللہ اگر چاہے تو کسی گناہگار کی دعا قبول کر لے اور نہ چاہے تو اپنے آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی بات نہ مانے۔(مثال) جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مُردوں کی بات رد نہیں کرتا وہ دراصل قبر پرستی کو پروان چڑھا رہے ہیں۔مجاوروں نے، گدی نشینوں نے یہ بات پھیلا رکھی ہے کہ قبر والا سب کچھ کر سکتا ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جہلاء وسیلے کی ایک دلیل یہ بھی دیتے ہیں کہ جیسے صدر اور وزیر اعظم سے ملاقات کے لئے وزیر سے ملنا ضروری ہے لہٰذا اللہ تک بات پہنچانے کے لئے بزرگ کی سفارش ضروری

www.ahlulhadeeth.net

ہے۔کسی نے سچ کہا ہے کہ جب دلیل نہ ہوتو جاہل اٹکل پچو سے کام لیتا ہے۔خالق کائنات اللہ رب العالمین کو اس کی مخلوق (صدر اور وزیر اعظم) سے تشبیہ دینا کس قدر جہالت ہے۔اللہ تعالیٰ کافرمان ہے کہ:"لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ" [ ]... "اس کی مثال کوئی ہے ہی نہیں۔"